"اے بادشاہ ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، زبردست زیردست کو کھا جاتے تھے، اسی اثناء میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا..... اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خون ریزی سے باز آجائیں یتیموں کا مال نہ کھائیں ہمسایوں کو آرام دیں، عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔"

اسی طرح قیصر روم کے دربار میں ابوسفیان جو ابھی تک کافر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحی دعوت کا جو مختصر خاکہ کھینچا اس میں یہ تسلیم کیا کہ وہ خدائی توحید وعبادت کے ساتھ لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ وہ پاکدامنی اختیار کریں، سچ بولیں اور قرابت کا حق ادا کریں۔ (بحوالہ سیرت النبی جلد ۲)

یہ حقیقت ہے کہ عقائد اسلام قبول کر لینے، اور ارکان اسلام پر تہہ دل سے عمل کرنے سے انسان کے اخلاق وکردار میں ایک خوشگوار اور انقلاب انگیز تبدیلی پیدا ہونا ایک قدرتی تقاضا ہے۔ چنانچہ اخلاق کے دائرہ کو وسیع کرتے ہوئے رسول رحمت نے بہترین انسان ہونے کی سند با اخلاق انسان کو عطا فرمائی۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا وکان یقول ان من خیارکم احسنکم اخلاقا۔
(بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے حیائی کی بات کرتے تھے زبان سے نہ دل سے اور نہ بے حیائی کا کام کرتے، اور نہ دوسروں کو برا بھلا کہتے، اور حضور فرماتے تھے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں۔ جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا۔ "البر حسن الخلق" (مسلم)
کہ نیکی تو اچھے اخلاق ہی کا نام ہے —— فرمایا جس بندے کے اخلاق اچھے ہیں۔
اس کو دن کے روزے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے، اگرچہ اس کے اعمال
کم ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابو داؤد شریف)

ایک موقع پر کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! سب سے بہتر
انسان کو کیا چیز عطا فرمائی ہے فرمایا نیک اخلاق۔ (بحوالہ ابن حبان)
فرمایا حسن خلق موجب برکت ہے، بدخلقی نحوست ہے۔ نیکی سے عمر بڑھتی ہے اور
اور صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

فرمایا لوگو تمہارا مال تو سب انسانوں کے لئے کافی نہیں ہو سکتا لیکن
خوش خلقی، کشادہ روئی انسانوں کے کافی ہو سکتی ہے (بحوالہ ابو یعلیٰ)
بُرے اخلاق سے پناہ مانگتے ہوئے حسب ذیل الفاظ لسان نبوت پر جاری رہتے،
"اللھم اعوذبک من الشقاق وسوء الاخلاق" (بحوالہ ابو داؤد)

(بشکریہ ماہنامہ دار العلوم بابت ماہ جولائی و اگست ۱۹۸۱ء)

مفکرِ ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی یاد

اے کہ تو انسانیت کا خادمِ بے لوث تھا
تو صداقت کے جہاں میں بھی ولی تھا غوث تھا
کر کے احسان بھول جاتا اور جتلایا نہیں
ذکر اُس کا پھر کبھی ہونٹوں پہ تو لایا نہیں
تو نے رکھا مہربانی سے غریبوں کا خیال
مہرباں ہو جائے گا تجھ پر خدائے ذوالجلال

بعد از ختم قرآن کریم فاتحہ اور درود خوانی نیز دعائے مغفرت، تعزیت کے ایصال ثواب برائے روحِ پاک مفکرِ ملت جناب مفتی عتیق الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کرشد نظام الملک اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶ منجانب مدرسہ دار الاصلاح شاہی مسجد بارگ والی سوہنا ضلع گوڑگانوہ ہریانہ بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء بروز جمعرات۔

جناب مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی خدا بخشے اُن کو اُن میں بہت سی خوبیاں تھیں اُنھی خوبیوں کے سہارے انھوں نے بہت سے نیک کام کئے۔ انھوں نے ایثار کو اپنا شیوہ بنایا، درد ملی کو اپنے دلوں کا سرمایہ سمجھا تھا اور بس یہی نہیں بلکہ وہ تدبر کے سمندر، ضبط و تحمل کے پہاڑ اور صبر و استقامت کی چٹان تھے۔ وہ خلق و مروت، شرافت و انسانیت کے پیکر تھے۔ لہٰذا اسی لئے مرحوم ملت کی اول نمبر شخصیت تھے۔